روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۴ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو۲ نصیحتیں

"یہ دوٗ نصیحتیں میں آپ کو کرنی چاہتا ہوں یعنی نظام جماعت کے لحاظ سے توازن پیدا کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے نظام سے سلیقہ سیکھیں اور عرش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ہر اچھے منتظم کے مقدر میں ہوا کرتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۶)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بہت دعائیں کرتے رہو تا کہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دُور چلے جاویں تو بیباک ہوجاؤ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے۔ جو بھی اُس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ سچّی توبہ کریں اور گناہ سے بچیں۔ جو بیعت کر کے پھر گناہ سے نہیں بچتا وہ گویا جھوٹا اقرار کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۱ - ۲۳۲)

دفاع کی قرآنی قوتیں غیبت کے بداثرات سے بچا سکتی ہیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج کل جن حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے ان میں ہم پر یقیناً بعض نہایت خبیث فطرت لوگ جاسوسوں کے طور پر مسلط کئے جاتے ہیں۔ کچھ پکڑے جاتے ہیں کچھ نہیں پکڑے جاتے۔ مگر قرآن کریم نے جن باتوں کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ جن باتوں کے متعلق ہمیں کھول کر مطلع فرمایا ہے ان باتوں پر آپ عمل کریں اگر عمل کریں گے تو خواہ آپکو کوئی منافق نظر آئے یا نہ آئے، خواہ کوئی جاسوس ہو یا اتفاقاً بات کرنے والا ہو یہ بیماری آپ کی سوسائٹی میں پھیل ہی نہیں سکتی۔

چنانچہ اس کا سب سے اہم علاج یہ بتایا کہ جب تم کوئی بات سنتے ہو تو تمہارا حق نہیں ہے کہ اس بات کو آگے پہنچاؤ۔ تمہارا فرض ہے کہ جو لوگ ان باتوں پر نگران مقرر ہیں ان تک اس بات کو پہنچاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس کے متعلق بات کی جاتی ہے اس تک پہنچاؤ۔ اس کے متعلق تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما چکے ہیں۔ کیسی عظیم الشان بات ہے۔ فرمایا غیبت کو اس تک پہنچانے کا حق تمہیں نہیں ہے۔ جس کی غیبت کی جارہی ہے۔ اگر پہنچاؤ گے تو پھر اور قسم کے فساد پھیلنا شروع ہوجائیں گے۔ لہٰذا جن کا کام ہے اس قسم کے شریروں کو پکڑنے کا ان تک پہنچاؤ ان کو بتاؤ کہ یہ بات ہم نے سنی ہے اور جس سے کوئی بات سن رہے ہو اس کو قرآن کریم کا پیغام دو کہ...... تمہیں کیا حق ہے کہ کسی کی بات ہم تک پہنچا رہے ہو۔ ہمارا تعلق کیا ہے۔ اس بات سے۔ پس اگر یہ باتیں پھیلتی ہیں اور بعض باتوں کے متعلق مجھے اطلاع ہے کہ پھیلائی جارہی ہیں۔ ان کا پھیلنا بتا رہا ہے کہ سوسائٹی میں کوئی بیماری آگئی ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ دفاع کی جو قوتیں قرآن کریم نے عطا فرمائی ہیں۔ وہ یا موجود نہیں یا کمزور ہوچکی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۷ء)

مکرم ڈاکٹر میاں ظہیر الدین منصور احمد صاحب اور محترمہ رضوانہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مفلحہ مہر" نام عطا فرمایا ہے نومولودہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب سابق وکیل الدیوان تحریک جدید کی پوتی اور مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے بچی کے نیک اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ محمودہ منیر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ۸ نومبر ۱۹۸۹ء کو انجام پائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم بکر عبید صاحب آف تنزانیہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کا شیریں کلام اپنی نہایت خوبصورت اور دلکش آواز میں سنایا۔ بعد ازاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے عزیزہ موصوفہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم حبیب الرحمٰن غوری صاحب دس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ مولانا نے خطبہ نکاح میں نہایت احسن رنگ سے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ نے دعا کروائی۔ تقریب نکاح میں جو جدید پریس کے احاطہ میں منعقد ہوئی تھی اہل ربوہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی اگلے روز محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کی رہائش گاہ پر دعوتِ ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ عزیزہ محمودہ سلطانہ صاحبہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی پوتی اور عزیز مکرم حبیب الرحمٰن غوری صاحب محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کے صاحبزادے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴، نبوت ۱۳۶۸ہش ۱۴، نومبر ۱۹۸۹ء

تربیت کے تقاضے

تربیت ایک ایسا عمل ہے جو تسلسل چاہتا ہے۔ یاد دہانی چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے نہ صرف سمجھ بوجھ کی ضرورت ہے بلکہ ارادے اور عزم کی بھی۔ عام طور پر تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب تربیت کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہمارے سامنے بچے اور نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تربیت کا عمل ساری عمر جاری رہنے والی بات ہے۔ کس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح کرنا چاہیئے۔ اور کیا کہنا چاہیئے اور کس طرح کہنا چاہیئے یہ تربیت کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ تربیت کرنے کے لئے بھی تربیت کی ضرورت ہے یعنی جن لوگوں نے تربیت کرنی ہے انہیں بھی اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ تربیت کس طرح کی جانی چاہیئے۔ آپ نے سُنا ہوگا کہ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ آنکھ سے بھی تربیت کی جاتی ہے۔ یعنی جس کی تربیت کرنا مقصود ہے اور جس بات کے متعلق تربیت کرنا مقصود ہے۔ اسے یوں دیکھیں کہ وہ سمجھ جائے کہ آپ نے محبت کا اظہار کیا ہے یا ناراضگی کا۔ خاص طور پر ناراضگی کا۔ کیونکہ محبت کی بات تو ہر وقت کہی جاسکتی ہے۔ اور کہنی چاہیئے بھی۔ اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ ناراضگی کی بات کبھی کہنی ہوتی ہے اور کبھی نہیں کہنی ہوتی۔ جس وقت نہیں کہنی ہوتی اس وقت آنکھ سے کام لیا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ بُری بات ہے اس سے بچو۔

تربیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم از خود اس بات کا خیال رکھیں کہ کون سی بات کہنے والی ہے اور کون سی بات نہیں کہنے والی۔ یا کون سا کام کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنے سے زیادہ دوسروں پر نگاہ رکھیں۔ اسی لئے یہ بات اکثر دہرائی جاتی ہے کہ بے عقلوں سے بھی عقل سیکھی جاسکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ان کی جو بات ہمیں بُری لگے ہم اس سے گریز کریں۔ جو بات بے عقلی کی نہیں ہے وہ یقیناً عقلمندی کی ہوگی۔

اچھے لوگوں کے قریب رہیں۔ ان کی باتیں سُنیں۔ ان جیسے کام کریں۔ لیکن یہ سب باتیں ہمارے عزم اور ارادے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر بچے اور نوجوان اور ہم سب یہ عہد کرلیں کہ ہم نے اچھی اچھی باتیں ہی کرنی ہیں تو ہمیں جستجو رہے گی کہ کون سی بات اچھی ہے اور ہم یقیناً اسے اپنانے کی کوشش کریں گے۔ تربیت ہم سے یہی کچھ مانگتی ہے۔

ہر سانس کو اُسکی دین سمجھ اور اپنی حفاظت کرتا رہ
بے موت نہ اپنی جان گنوا اسطرح کی موت سے ڈرتا رہ
ناممکن باتوں سے اپنے جینے کو کبھی مشروط نہ کر
الفضل خدا کی نعمت ہے تُو اس سے پیٹ کو بھرتا رہ

ابوانااقبال

○

تُو شہہِ دنیا و دیں تُو دلوں پہ حکمراں
واقفِ اسرارِ فطرت تُو خدا کا رازداں

نُور سے چمکا ترے ہر ذرّۂ کون ومکاں
تُو حقائق اور معارف کا ہے بحرِ بیکراں

تیرے آنے سے یا حسن وہ نمایاں ہو گیا
جوہرِ انسان جو اب تک تھا پردوں میں نہاں

تُو شفیع النّاس ہے خیرالبشر بحرالعطاء
ایک موجِ فیض سے سیراب ہے بزمِ جہاں

تجھ کو مدحت کی نہیں حاجت حبیبِ کبریا
عرش پر گاتے ہیں تیری مدح میں کرّوبیاں

تجھ پہ اُتری عرش سے کامل ہدایت کی کتاب
تُو ہے انوارِ ہدایت ہادیٔ آخر زماں

تیرا ہر قول و عمل ہے شرحِ قرآنِ مجید
ذات تیری ذاتِ باری کا ہے تابندہ نشاں

تاابد تُو ہی خدا کے راستے کا رہنما
تجھ کو پہچانا تو پایا جلوۂ یارِ نہاں

ڈالتے ہیں لوگ تو ڈالیں ستاروں پہ کمند
ہم بنائیں گے جہاں والوں کو تیرا مدح خواں

مدحتِ آقا کہاں اور بے ہنر نادرؔ کہاں
یہ ترا لطفِ کریمانہ ہے شاہِ دوجہاں

نادرؔ قریشی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

قربانی کی حکمت

یاد رکھو قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے ( ) یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پالیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھالیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا۔ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعے قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں چنانچہ کبھی وہ زنجیر بناتے ہیں جس سے مراد قومی اتحاد ہوتا ہے اور کبھی وہ طلوع آفتاب کا نظارہ دکھاتے ہیں اور اس کا مطلب قومی ترقی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کردوں گا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کرکے دکھا دے۔ کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ آخر تھیٹر والوں کو شرفاء کیوں ناپسند کرتے ہیں اسی لئے کہ تھیٹر میں خود نقالی بادشاہ بنتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن حقیقی بادشاہ کی سب لوگ عزت کرتے ہیں۔ تھیٹر میں بادشاہ بننے والا اگر عملی زندگی میں بھی اس کے لئے جدوجہد کرے تو اسے برا نہیں سمجھا جائیگا لیکن محض نقل کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو شخص بکرے کی قربانی کے ساتھ اپنے نفس کی قربانی بھی کرتا ہے وہ شرفاء کے نزدیک قابلِ احترام ہے۔ لیکن جو شخص صرف بکرے کی قربانی پر اکتفا کرتا ہے وہ نقال اور بھانڈ ہے اور اس لئے کسی عزت کا مستحق نہیں۔ پھر اگر غور کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سوائے ان قصابوں کے جو جانوروں کو روزانہ ذبح کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کی طبیعت پر جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر ایک گہرا اثر پڑتا ہے اور ان کے خیالات میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسی اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دے دیا ہے۔ ان کا یہ فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا ہے۔ گویا قربانی کے ذریعے سے ہر انسان اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑے گی تو میں بھی خوشی سے اپنی جان دے دوں گا۔ اب غور کرو جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے اس کی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا اور کس طرح وہ اپنے اس فرض کو یاد رکھے گا جو اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہیگی۔ اور اس کا دل اسے کہتا رہیگا کہ دیکھ تُو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ اب تجھے بھی اس قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیئے جو صداقتوں کے قیام کے لئے یا بنی نوع انسان کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑے۔ یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے ( ) بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو وہ ارادۂ نیک پہنچتا ہے جو خشیت اللہ کو مدنظر رکھ کر تم نے کیا تھا۔ یعنی اگر تم اس غرض کو پورا کرو گے جس کے لئے تم نے قربانی کی ہے تو فائدہ ہوگا۔ ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوا ہے جس کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں

کام کی باتیں

ابادان میں خطاب

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے ابادان نائیجیریا میں دانشوروں اور اہل علم حضرات اور یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھے یہاں آکر آپ کی تاریخی اور ثقافتی لحاظ سے آپ کے گرانقدر ماضی سے بہت کچھ آگاہی حاصل ہوئی ہے۔ میں بصیرت کی نظر سے دیکھ رہا ہوں اور یقیناً بہت سے لوگوں کا بھی یہی خیال ہے کہ آپ کا مستقبل آپ کے ماضی سے کہیں زیادہ درخشندہ اور شاندار ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ افریقہ میں بادِ صبا کی مانند ایک عجیب خوشگوار ہُوا چلنی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہُوا ایک نئی تبدیلی کے آثار نیز نئی امیدوں اور امنگوں سے بھرپور اور معمور ہے۔ یہ اہلِ افریقہ کو ایک نئی بیداری اور نئے حوصلوں سے ہمکنار کرنے والی ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے شواہد کی آئینہ دار ہے جن سے اہلِ افریقہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آئند مقدرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ تمام باتیں آپ کے لئے اور میرے لئے کس درجہ اہمیت کی حامل ہیں۔ اور آپ سے ملاقات اور باہم تبادلہ خیالات کا یہ موقعہ میرے لئے کس درجہ مسرت انگیز ہو سکتا ہے۔

آپ کا روشن اور درخشندہ مستقبل جسے میں اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور چونکہ میں نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ نوجوانوں کے درمیان کام کرنے میں ہی گزارا ہے۔ اس لئے میری طرح آپ کو بھی اس بات پر متعجب نہیں ہونا چاہیئے کہ میں ایک خاص باطنی تحریک کے ماتحت فی الوقت بعض ایسی باتیں کہنا چاہتا ہوں جو نوجوانوں کے دِلوں کو متاثر کرنیوالی اور انہیں حرکت میں لانے والی ہوں۔

جو چیز میرے قلب و ذہن پر سب سے زیادہ چھائی ہوئی ہے۔ اس کے سوا اور کچھ کہنے یا بیان کرنے کی خواہش میں کر بھی کیسے سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ لوگوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ علمی ترقی کے لئے جدوجہد کرنا کس درجہ اہم ہے۔ اور یہ کہ اس جدوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کا (دینی) طریق کیا ہے۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی کے تذکرے ہر شخص کی زبان پر ہیں۔ میں اس کے خلاف نہیں ہوں۔ اور نہ اس سے بے رُخی برتنے کا قائل ہوں۔ اور میں اس سے بے رُخی برت بھی کیسے سکتا ہوں۔ جبکہ میں جانتا ہوں کہ خدائے قادرِ مطلق نے آسمانوں اور زمین کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ انسان انہیں مسخر کر کے ان سے فائدہ اٹھائے اور ان کی تسخیر بجز اس کے کیسے ممکن ہو سکتی ہے، کہ علم حاصل کرنے میں صبر، ہمت اور استقلال سے کام لیا جائے۔ اور پھر اس حاصل کردہ علم کو انسانی زندگی کی فلاح و بہبود نیز اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب : دستک
مصنّفہ : سیدہ حفیظة الرحمٰن
ناشر : لجنہ اماء اللہ ۔ کراچی

کتاب کا نام دستک ہے اور اس کی مصنّفہ سیدہ حفیظة الرحمٰن اور ناشر امتہ الشافی سیال، نگران قیادت نمبر ۹ لجنہ اماءاللہ کراچی ہیں اور تبصرے کے لئے امتہ الشافی سیال صاحبہ نے یہ کتاب ہمیں ارسال کی ہے۔ حجم اس کا ۶۴ صفحات ہے اور موضوع اس کا اپنے بیٹے کے نام خطوط جس کی چھوٹی سی بچی نے اپنی دادی اماں سے کہا کہ ابو نماز نہیں پڑھتے۔ دادی اماں نے اپنے بیٹے کو نماز کی اور دیگر دینی باتوں کی تلقین کرنے کے لئے یہ خطوط لکھے اور افادہ عام کیلئے ان کو اشاعت پذیر کیا۔ پیش لفظ میں وہ لکھتی ہیں "تخلیق الاول اور قرة العین جب قابلِ قبول ہوئیں تو یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی عنایت تھی کہ ان کے پڑھنے والوں میں اکثر نے مجھے حوصلہ افزائی اور محبت کے پیغامات ارسال کئے لیکن کئی قارئین نے یہ خواہش بھی کی کہ میں نماز پر کچھ ضرور لکھوں، مجھے اس کی اہمیت کا احساس تھا۔ کہ امام جماعت کا تازہ ترین خطبہ نماز کے پڑھنے پر اتنا جامع اور واضح ہے کہ میرا کچھ لکھنا، سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے"

اس کے بعد وہ اپنی پوتی کا ذکر کرتی ہیں کہ اس بچی نے اپنے ابو کے متعلق نماز نہ پڑھنے کی شکایت کی تو انہوں نے اپنے بیٹے کو نماز اور دیگر دینی اعمال کی بجاآوری کے لئے تلقین کرنے کیلئے کچھ خطوط لکھے، وہ خطوط کتابی صورت میں شائع ہو کر "دستک" کے نام سے احباب کے سامنے آئے ہیں۔ ان خطوط کا خلاصہ مصنّفہ ہی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے بیٹے کو لکھتی ہیں۔

"یہ حرف ناصحانہ یعنی تمام خطوط کا ماحاصل کچھ اس لئے دوبارہ درج کرتی ہوں کہ تم کسی کم فرصت کے وقت میں اگر صرف یہی چند اوراق پڑھ لیا کرو گے تو اللہ نے چاہا تو خود بخود نماز کے لئے رغبت پیدا ہو جائے گی، اور نماز اپنی اہمیت تم سے خود منوا لے گی۔ ایسے میں یہ عبادت جو تمہیں دین و دنیا میں ہمیشہ کام آئے گی۔ خود بخود سرانجام پا جائے گی۔ پس اے میرے بیٹے یہ تعویذ جو خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے، کسی لمحہ بھی تمہارے وجود سے الگ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ کامیابی کے لئے مداومت اور تکرار بہت ضروری ہے۔"

ذرا سا آگے چل کر کہتی ہیں،

"کامیابی کے دو گُر ہیں۔ ایک قدم جمانا اور دوسرے دعاؤں میں جم جانا۔ تم نے رسہ کشی کا کھیل ضرور کھیلا ہوگا، جس میں پاؤں کا جمانا ہی اصل کامیابی ہے۔ اگر حدِّ فاصل سے قدم ایک انچ بھی آگے بڑھا تو شکست گلے پڑ جاتی ہے۔ اس لئے جب تک تمہارا نفس تمام رسیوں کے ساتھ جکڑا ہؤا۔ تمہاری حد میں تمہارے ماتحت نہ ہو جائے تم فاتح نہیں قرار دئے جا سکتے دوسرے ذکر الٰہی میں مداومت و استقلال ضروری ہے۔ تو سنو تم جانتے ہو کہ ہر انسان جب کوئی کام کرتا ہے۔ تو وہ انعام کی توقع یا خوف کے جذبے سے متاثر ہو کر کرتا ہے۔ تم ذکر الٰہی یعنی عبادات اس لئے ہی بجالاتے ہو کہ خدا کے فضل اور رحمت کی توقع تمہیں ہوتی ہے۔ تم اپنے پیدائش کے مقصد کو اس لئے پورا کرتے ہو۔ کہ تم اس دنیا اور آخرت میں انعامات کے خواہش مند ہوتے ہو، تمہارا دِل اکثر چاہتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کا شکریہ ادا کرے اور پھر جذبات سے لبریز ہو کر تم اس کے آستانے پر اپنی حاجات بیان کرتے ہو دعائیں پیش کرتے ہو اور دنیا کی زیادتیوں کا گلہ شکوہ کرتے ہو، اور جب تمہاری دستک سے سب مناجات خدا تعالیٰ سن لیتا ہے۔ تو تم شکریہ ادا کرتے ہو، مکرر کرتے ہو، کرتے ہو نا، اور بالکل اس وقت تمہارے اندر کہیں ایک خوف کا احساس بھی چھپا ہوتا ہے، وہ احساس تمہیں یاد دلاتا ہے۔ کہ تم عبد ہو۔ تمہاری کوئی کوتاہی شانِ عبدیت کے خلاف کوئی ڈگری نہ دے دے۔ لہذا اس شانِ عبدیت کو بلند کرنے کے لئے اکثر و بیشتر تمہارا وجود نیک اعمال بجالانے کی طرف رغبت کرتا ہے۔ ان نیک اعمال میں کبھی روزہ کبھی نماز سرِ فہرست ہوتی ہے۔ یعنی تم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ساتھ ساتھ ان کا مقام دیتے رہتے ہو۔ اور یہ سب انجانے خوف کے ماتحت کارفرما ہوتا ہے۔ اور یہ خوف خدا تعالیٰ اور آخرت کا خوف ہی تو اصل میں نخلِ دینِ حق کے ایک پاسبان کی حیثیت سے تمہارے وجود کا حِصّہ بن چکا ہے۔ پس یہی عبادت ہے جس سے تم غافل نہیں ہو سکتے۔ بس اس کو جاری رکھو۔ بلا ناغہ جاری رکھو۔ کیونکہ نماز ہی کی پابندی کرنے والے کو سرورِ کائنات نے اعمال صالحہ کا سردار مقرر فرمایا ہے"۔

خط تو کسی قدر طویل ہے، لیکن جتنا حِصّہ یہاں درج کر دیا گیا ہے۔ وہ ساری کتاب کا تعارف کروانے کے لئے کفائت کر سکتا ہے۔ اگر آپ یہ کتاب منگوانا چاہیں۔ تو احمدیہ جماعت کراچی کو خط لکھئے گا کہ وہ لجنہ اماءاللہ کراچی سے حاصل کر کے آپ کو بھجوا دیں۔ احمدیہ جماعت کراچی کا پتہ اگر آپ کو معلوم نہیں ہے تو اپنے صدر صاحب یا امیر صاحب سے پوچھئے۔

(ن۔س)

یاد رفتگاں

محمد خالد گورایہ
پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی ۔ ربوہ

عائشہ صدیقہ گورایہ

مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا میں پندرہ سال کا عرصہ گزارنے کے بعد ہم ربوہ واپس آرہے تھے۔ ہماری بس دریائے چناب کے پُل پر تھی کہ میری اہلیہ عائشہ صدیقہ نے مجھے بتایا کہ مَیں یہ دعا کر رہی ہوں کہ اَے خدا مجھے اب اس شہر سے باہر نہ نکالنا، مجھے اپنے مرکز ہی میں رکھنا۔ اس سے زیادہ اچھا شہر دنیا میں کوئی اور نہیں۔ اس سے زیادہ سکون اور کسی جگہ نہیں مل سکتا۔

مجھے یاد آیا کہ جب ہمیں نائیجیریا سے روانہ ہونا تھا تو کئی رستے ہمارے ذہن میں آرہے تھے۔ ایک خیال یہ تھا کہ بچّوں سمیت ہم امریکہ یا کینیڈا چلے جائیں، ہمارے کئی دیگر ساتھی ایسا ہی کر چکے تھے۔ مگر میری اہلیہ (اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے) کی خواہش اور اصرار یہی تھا کہ ہم کہیں نہیں جائیں گے ہم واپس ربوہ جا کر رہیں گے، جیسی بھی نوکری ملے، جیسے بھی حالات ہوں، ہم ربوہ ہی میں رہیں گے۔

۱۹۸۷ء میں ربوہ واپسی کے دو سال بعد اللہ تعالےٰ نے ۲۸ر اگست ۱۹۸۹ء کی علی الصبح اس نیک روح کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور یوں بہشتی مقبرہ میں تدفین کی صورت میں اللہ تعالےٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے ربوہ کی مٹی کا حِصّہ بنا دیا، جہاں وہ قیامت تک سکون کی نیند سوئے گی۔

عائشہ صدیقہ کے ساتھ میرا رشتہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث (اللہ تعالےٰ آپ پر اپنا رحم کرے) نے تجویز فرمایا تھا اور مقصد یہ تھا کہ ہم دونوں افریقہ جا کر نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمت دین کا بابرکت کام کریں۔ چنانچہ اغلباً یہ اپنی نوعیّت کا پہلا رشتہ تھا جس میں میاں بیوی کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کرنے کا مقصد یہ تھا کہ دونوں میاں بیوی نصرت جہاں سکیم کے تحت دین کی خدمت بجا لا سکیں۔

دسمبر ۱۹۷۰ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے ہمارے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور فروری ۱۹۷۲ء میں ہم دونوں نائیجیریا کے لئے روانہ ہوگئے، مِنا MINNA شہر میں ہماری تقرری ناصر الدین سیکنڈری سکول میں ہوئی۔ اس وقت وہاں جماعت چند افراد پر مشتمل تھی بعد میں وہاں مشن ہاؤس بھی قائم ہو گیا اور بیت الذکر بھی تعمیر ہو گئی۔

ہم دونوں میاں بیوی سکول میں پڑھاتے تھے۔ میری اہلیہ پوری طرح باپردہ ہو کر بُرقعہ میں پڑھاتی تھی۔ اور نوکری کرنے کے علاوہ گھر کا انتظام پورے سلیقہ اور توجہ سے کرتی کہ گھر کو دیکھ کر کسی کو احساس نہ ہوتا تھا کہ خاتون خانہ نوکری بھی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جب ۱۹۷۵ء میں ہم جوس JOS شہر میں منتقل ہوئے تو لجنہ کی سیکرٹری کی ڈیوٹی بھی ان کے سپرد ہو گئی۔ یہاں ہم بارہ سال رہے اور اس سارا عرصہ میں میری اہلیہ لجنہ کے کام کرتی رہیں۔

میری بیوی کی نیکیوں میں سے جو باتیں زیادہ نمایاں ہیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ جب بھی اسے کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تھا فوراً صاف ستھرے کپڑے پہن کر مصلّے پر کھڑی ہو جاتی تھی اور سجدہ میں رو رو کر خدا کے حضور دعا کرتی تھی۔ ایک اور بات جو اس میں نمایاں تھی وہ یہ تھی کہ وہ خوشامد کو ناپسند کرتی تھی اور فضول گپ شپ لگانے والی عورتوں کو صاف ٹوک دیتی تھی۔

دعا گو، مستجاب الدعوات، سادہ طبع اور منکسر المزاج خاتون تھی۔ احباب سے درخواست ہے کہ میرے بچوں عزیز عطاء الرحمٰن گورایہ اور عزیزہ عطیة الودود گورایہ اور خاکسار کے لئے دعا کریں۔ زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں اس کی یاد آئے گی۔ اس کی نیکیاں اور خوبیاں یاد آئیں گی۔ اس کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اعظم لنگاہ
ربوہ

علمِ جغرافیہ کی افادیت

موجودہ ترقی یافتہ دور میں علمِ جغرافیہ کا مطالعہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس علم کے مطالعہ کے بغیر انسانی تعلیم نامکمل ہوتی ہے۔ انسان کا کسی بھی شعبہ سے تعلق ہو۔ علمِ جغرافیہ کا مطالعہ اسے بہت سی معلومات اور آسانیاں فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں ان شعبوں کی نشاندھی کی گئی ہے۔ جو کہ علمِ جغرافیہ کے طالب علم کو اپنے لئے راہ متعین کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

افادی پہلو

علمِ جغرافیہ کے افادیت کے لحاظ سے کئی ایک پہلو ہیں۔ جن میں سے چند مشہور پہلو درج ذیل ہیں۔

فوجی شعبہ جات میں مدد

علم جغرافیہ کا مطالعہ فوج کے ہر شعبہ یعنی بری، بحری اور ہوائی سب کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ہر افسر و سپاہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملک اور گرد و نواحی ممالک سے واقفیت رکھے۔ اس کے علاوہ موجودہ دور میں علمِ جغرافیہ کی ایک شاخ حربی جغرافیہ بھی ملکی دفاع میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

معاشی منصوبہ بندی میں مدد

کسی بھی ملک کی معاشی منصوبہ بندی علم جغرافیہ کے مطالعہ کے بغیر ممکن نہیں۔ کیونکہ معاشی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے اس ملک کے زرعی معدنی و صنعتی وسائل کا مطالعہ ضروری ہے اور وہ علم جغرافیہ کا مطالعہ ہی فراہم کرتا ہے۔

تجارت میں مدد

علم جغرافیہ کا مطالعہ خاص طور پر معاشی جغرافیہ کا مطالعہ تاجروں خصوصاً جو کہ درآمدی و برآمدی اشیاء کی تجارت کرتے ہیں، مفید معلومات فراہم کرتا ہے۔ اور انھیں اپنی ملکی مصنوعات کے لئے غیر ملکی منڈیوں اور دیگر ممالک سے ملکی ضروریات حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ چنانچہ علمِ جغرافیہ کا مطالعہ کامیاب تاجر بننے میں بھی مدد دیتا ہے۔

صنعت و حرفت میں مدد

کسی ملک یا علاقے میں صنعتوں کے قیام کا انحصار بہت سے عوامل یا عناصر پر ہوتا ہے۔ چنانچہ علم جغرافیہ کا مطالعہ صنعت کاروں کو دنیا کے مختلف وسائل اور حالات سے آگاہ کرتا ہے۔ اس طرح ان کے لئے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ کسی علاقے کو اپنی مخصوص صنعتوں کے قیام کے لئے منتخب کر سکیں۔

زرعی شعبہ میں مدد

دنیا کے بہت سے ممالک میں بڑے بڑے کاشتکار مختلف ممالک کے جغرافیائی حالات کے مطالعے کے پیش نظر اجناس کی کاشتکاری کرتے ہیں۔ پس علم جغرافیہ کا مطالعہ کاشتکاروں کو دنیا میں زیادہ پیداوار والی اجناس اور ان کی اقسام وغیرہ سے واقفیت کراتا ہے۔ اس طرح وہ نئی ترقی یافتہ اقسام کی کاشت کے ذریعے اپنی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

حکمرانوں و سرکاری افسران کیلئے

علم جغرافیہ کا مطالعہ حکمرانوں و سرکاری افسران شلاً (پولیس و انتظامی محکموں کے سربراہوں) کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ حکمرانوں کو اپنے ملک کے علاوہ دیگر ممالک و گرد و نواحی علاقوں کے حالات سے واقفیت اس علم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ہر افسر کو اپنے انتظامی حلقہ کے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ جات کے مطالعہ سے ہی فراہم ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ علم جغرافیہ کا مطالعہ افسران کی معلومات میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

جہازران کمپنیوں کے مالکان کیلئے

علم جغرافیہ کا مطالعہ جہازران کمپنیوں کے مالکان کو دنیا کے سمندری بحری راستوں، اہم بندرگاہوں اور دیگر اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ اسطرح وہ اپنی کمپنی کو نفع بخش تجارتی راستوں پر زیادہ بہتر طریقے سے چلا سکتے ہیں۔

ماہی گیروں کے لئے

ماہی گیری کے پیشہ سے منسلک لوگوں کو سمندری معلومات اور مچھلیوں کی افزائش کے عوامل اور ان کے رہائش کے اہم علاقوں سے واقفیت علم جغرافیہ کے مطالعہ سے ہی ممکن ہے۔

مندرجہ بالا شعبوں کے علاوہ محکمہ شہری منصوبہ بندی، محکمہ موسمیات، محکمہ سروے، محکمہ مردم شماری کے ساتھ ساتھ زندگی کے بیشتر شعبوں میں علم جغرافیہ کا مطالعہ مفید معلومات فراہم کرتا ہے اور اس مضمون کے مطالعے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

تہذیبی پہلو

علم جغرافیہ کا مطالعہ ہمیں دنیا کو سمجھنے کی فہم عطا کرتا ہے۔ دنیا میں رونما ہونے والے حالات سے آگاہی ہم اس علم کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ اس علم کی مدد سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح کسی ملک کے لوگوں نے اپنے وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے اور اپنے آپ کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ پس موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہم ایک دوسرے ملک کے حالات سے فوری طور پر آگاہی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہمارے فرائض میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ اور اس سلسلے میں ایک مشہور امریکی جغرافیہ دان پروفیسر ایٹ ڈو نے کچھ ایسے عمدہ الفاظ میں خیالات کا اظہار کیا ہے۔

"تاریخ عالم کے کسی دور میں اس ضرورت کو اتنی شدت سے کبھی محسوس نہیں کیا گیا تھا۔ جتنا کہ آج کل کے زمانے میں کہ دنیا کے مختلف ممالک کے رہنے والوں کے حالاتِ زندگی اور ان جغرافیائی عناصر و عوامل کا بغور مطالعہ کیا جائے جو کہ ان کے حالاتِ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بہ حیثیت انسان کے یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اسی لئے اس فرض کی ادائیگی میں نصاب تعلیم کا کوئی مضمون ایسا نہیں جو دنیا میں مختلف خطوں میں رہنے والوں کے حالاتِ زندگی کی اتنی صحیح اور جامع تصویر پیش کر سکے جتنا جغرافیہ کرتا ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر ملک کے تعلیمی نظام میں جغرافیہ کو اس کا مناسب مقام دیا جائے۔

اچھا شہری بننے کی تربیت

علم جغرافیہ کا مطالعہ ہمیں مستقبل کا کامیاب شہری بننے کی تربیت فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ اسی علم کے مطالعہ سے طالب علم کو دنیا کے سیاسی، سماجی و معاشرتی حالات کو جاننے میں مدد ملتی ہے۔ طالب علم ان تمام حقائق سے آگاہ ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے کسی ملک میں سیاسی و سماجی تبدیلیاں رونما ہوں۔ کیونکہ ہماری زمین ڈرامہ کے سٹیج کی مانند ہے اور انسانی کارنامے اس ڈرامہ کا حصہ ہیں۔ جو کہ انسان اس سٹیج پر سرانجام دیتا ہے۔ ہمارا مطالعہ اس سٹیج سے ہے جس پر قدرتی عوامل اور انسانی کوششوں کے باعث تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ علم جغرافیہ کا طالب علم ان تمام عوامل کے کارناموں کا بغور مطالعہ کرتا ہے جن کی وجہ سے گذشتہ دور اور آئندہ ایام میں زمینی تبدیلیاں ہونے کی توقع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی کوششوں کا مطالعہ بھی علم جغرافیہ کا حصہ ہیں۔ جن کی وجہ سے انسان نے لق و دق صحراؤں کو سرسبز لہلہاتے کھیتوں، دیہاتوں کو بڑے بڑے صنعتی شہروں میں تبدیل کر دیا۔

گزشتہ و حالاتِ حاضرہ جاننے میں مدد

علم جغرافیہ کا مطالعہ کسی ملک یا علاقہ میں موجودہ یا گزشتہ سالوں میں رونما ہونے والے واقعات کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے مثلاً کسی ملک میں زلزلہ، سیلاب یا طوفان کے اسباب و اثرات کو علم جغرافیہ کی روشنی میں بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اخبارات میں ملکی بیشتر خبروں کا تعلق جغرافیائی حالات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جغرافیہ کا مطالعہ لوگوں کو ان تمام حالات سے بخوبی مدد پہنچاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبہ تجسس و تحقیق

علم جغرافیہ کا مطالعہ طالب علم کے لئے ذہن میں تجسس (کسی چیز کو اور زیادہ جاننے کا شوق) کا جذبہ اُجاگر کرتا ہے۔ اور طالب علم ان تمام حقائق اور حالات کو سائنسی انداز میں جاننے اور پرکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے دل میں ایسی خواہشات پیدا ہوتی ہیں کہ طالب علم کو مہم جوئی اور معلومات کا شوق اسے بے خوف، نڈر اور جانباز بنا دیتا ہے اور بہت سی معلومات کے لئے وہ خود اپنے آپ کو تیار کر لیتا ہے۔

جذبہ سیر و سیاحت و کتب بینی

علم جغرافیہ ہی ایک واحد مضمون ہے جو کہ طلباء میں سیر و سیاحت اور دیگر ممالک کو دیکھنے کا شوق پیدا کرتا ہے۔ اس مضمون کی کتابوں میں طالب علم دنیا کے مختلف ممالک کے پہاڑوں، دریاؤں، شہروں، آبشاروں، صحت افزا مقامات، لوگوں کا طرز زندگی اور دیگر حالات کا بغور مطالعہ کرتا ہے۔ جب کتابوں میں طالب علم ان مقامات کی خوبصورتی اور دیگر خصوصیات کا ذکر پڑھتا ہے تو اس کے دل میں ان خوبصورت مقامات کی سیر کا شوق ابھرتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں سیر و سیاحت کی غرض سے جانے والے حضرات علم جغرافیہ کی کتابوں، نقشوں اور چارٹوں وغیرہ کی مدد سے ہی رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں جو حضرات دنیا یا دیگر ممالک کی سیر و تفریح کی سکت نہیں رکھتے وہ علم جغرافیہ کی کتابوں، رسالوں، نقشوں کی مدد سے ہی گھر بیٹھے سیر و تفریح حاصل کر سکتے ہیں۔

انسانی اخوت کا جذبہ

جب ہم علم جغرافیہ کے مطالعہ سے دنیا کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے حالات اور وسائل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ تمام دنیا خوشحالی کی طرف گامزن نہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک پسماندہ ہیں اور دنیا کے بہت سے ممالک کے لوگ مشکلات سے دوچار ہیں۔ بہت سے ممالک میں خوراک کی قلت ہے۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں جو زلزلے کی تباہ کاری اور سیلاب کا سبب بنتے رہتے ہیں۔ پس ان تمام حالات کے مطالعہ سے ہمارے دلوں میں مصیبت زدہ لوگوں کے لئے احساس ہمدردی اور یگانگت پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہماری عالمگیر جماعت احمدیہ دنیا کے تمام ممالک چاہے ان کا رنگ و نسل کچھ بھی ہو ایک برادری یا انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے کی مدد کرنے کی خواہش رکھتی ہے بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے مدد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

پس ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ علم جغرافیہ کا مطالعہ اقوام عالم کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور بسا اوقات غلط فہمیوں کو دور کر کے قریب تر لانے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی تعلقات اور امن عالم کے فروغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھا جائے اور یہ سب کچھ جغرافیائی حالات کے مطالعہ کے بغیر ممکن نہیں۔

★

شذرات

نون۔ سین

لبنان اور شام

لبنان کی ۱۴ سالہ خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے لبنان کی پارلیمنٹ کے مسلمان اور عیسائی ممبروں نے ایک سہ رکنی عرب کمیٹی کے فیصلے کے مطابق طائف میں اپنے متعدد اجلاس کئے ہیں خاصی طویل گفت و شنید کے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک منصوبے پر اتفاق ہو گیا۔ اور اس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا کہ لبنان میں پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر کے صدر کی نامزدگی کا معاملہ طے کیا جائے لیکن جنرل اعون کو اس بات پر اصرار ہے کہ جب تک شام کی ساری فوجیں لبنان سے واپس نہ چلی جائیں کسی معاہدے پر عمل نہیں کرنے دیا جائے گا۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو دھمکیاں دی ہیں اور واشگاف الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ طائف میں پایہ تکمیل کو پہنچنے والے معاہدے کو کسی صورت میں بھی لبنان میں رائج نہیں ہونے دیں گے۔ اگرچہ پارلیمنٹ کے ارکان نے ایک لمبی بحث و تمحیص کے بعد یہ بات مانی ہے کہ مرحلہ وار شام کی فوجیں لبنان سے نکل جائیں۔ لیکن یہ بات جنرل عون کو قابل قبول نہیں۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ لیکن شام کے متعلق ایک بات آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد فرانس نے شام پر قبضہ کر لیا تھا اور شامیوں نے یہ تہیہ کر لیا کہ وہ ہر صورت میں شام کو آزاد کروائیں گے چنانچہ 1925ء میں لبنان کی ایک جنگجو پہاڑی قوم "دروز" نے تحریک آزادی کا آغاز کیا۔ شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر تقریباً 60 گھنٹے گولہ باری کی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس گولہ باری سے ایسی تباہی آئی کہ تین ہزار سال سے اس شہر پر کبھی ایسی تباہی نہیں آئی تھی۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے ۱۹۲۵ء کے اواخر میں دمشق کے متعلق ایک بیان جاری فرمایا اور شام کی تحریک آزادی کی تائید فرمائی۔ حضور نے فرمایا "میں اس اظہار سے بھی نہیں رک سکتا کہ دمشق میں ان لوگوں پر جو پہلے ہی بے کس اور بے بس تھے۔ یہ بھاری ظلم کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی بے بسی اور بے کسی کا یہ حال ہے کہ باوجود اپنے ملک کے آپ مالک ہونے کے دوسروں کے محتاج ہیں۔ بلکہ دست نگر ہیں۔ میرے نزدیک شامیوں کا حق ہے کہ وہ آزادی حاصل کریں ملک ان کا ہے۔ حکمران بھی وہی ہونے چاہئیں ان پر کسی اور کی حکومت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ظلم اس لحاظ سے اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے پچھلی جنگ میں اہل شام نے اتحادیوں کی مدد کی اور اس غرض سے مدد کی کہ انہیں اپنے ملک میں حکومت کرنے کی آزادی دی جائے گی۔ پھر کتنا ظلم ہے کہ اب ان کو غلام بنایا جاتا ہے وہ ملک جو تلوار کے ذریعے زیر نہ کئے جائیں بلکہ معاہدات کی رو سے سیاست اور علم کا چرچا نہ ہونے کے سبب جن کی تربیت کرنے کا ذمہ لیا جائے کیا ان کی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ کہ انہیں بالکل غلام بلکہ غلاموں سے بھی بدتر بنانے کی کوشش کی جائے انہیں ہر طرح تکلیف دی جائے۔ اور بجائے مدد کرنے کے ان کو نقصان پہنچایا جائے۔ پس نہ انگریزوں کا نہ کسی اور سلطنت کا حق ہے کہ وہ شامیوں کے ملک پر حکومت کریں اور نہ ہی فرانسیسیوں کا حق ہے کہ وہ ملک پر جبراً قبضہ رکھیں۔ شامیوں نے اتحادیوں کی مدد کی اور انہیں فتح دلائی جس کا بدلہ یہ ملا کہ فرانسیسیوں نے ان کے ملک کو تباہ اور ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ اس سے زیادہ غداری کیا ہو سکتی ہے کہ جس نے ان کو فتح دلائی اسے ہی غلامی کا حلقہ پہنایا جاتا ہے"

نیز حضور نے فرمایا "شام والے مظلوم ہیں اور ان کی وفاداریوں اور جانبازیوں کا اچھا صلہ ان کو نہیں دیا گیا۔ انہوں نے اپنی جانیں دے کر اتحادیوں کو فتح دلانے کی کوشش کی۔ مگر جب ان کی باری آئی تو بجائے حسن سلوک کے ان پر ظلم کیا گیا۔ ان کی جانیں تباہ کی گئیں۔ ان کا ملک ویران کیا گیا۔ ان کے مال برباد کئے گئے۔ پس وہ مظلوم ہیں اور میں ان مظلوموں کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ میں ان لوگوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جنہوں نے قوم کی حریت اور آزادی کے لئے کوشش کی اور اسی کے لئے مارے گئے۔ اور پھر میں ان لوگوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو زندہ ہیں اور اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ تباہی سے بچیں اور کامیاب ہوں"

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ان خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ احمدیہ جماعت دنیا کی ہر مظلوم آبادی کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے۔ اور ہر ایسی قوم کو آزادی دلانے کا ارادہ اس کی زندگی کا ایک لازمہ ہے جسے کسی غیر نے اپنی غلامی میں جکڑ رکھا ہے۔ احمدیت کی دوسری صدی جیسا کہ حضرت امام جماعت نے فرمایا ہے ساری احمدیہ جماعت کو اس بات میں مصروف عمل دیکھے گی کہ وہ ہر گرے پڑے کو اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ہو اس میں جہاں کہیں بھی کوئی کمی نظر آئے گی اسے پورا کرے گی۔ اور انسانیت کو ایک بہتر معاشرہ دینے کی کوشش کرے گی۔ خدا ہمیں ہمارے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

• محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ادریس مرزا صاحب ڈرگ روڈ کراچی کا ایک اپریشن ہو چکا ہے۔ بیماری پیچیدہ ہونے کے باعث ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن تجویز کیا ہے۔

• مکرم شہباز احمد صاحب آف شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔

• محترمہ شہناز نصیر صاحبہ (اسلام آباد) اپنے لئے اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

• مکرم مسعود احمد صاحب بابوہ معلم اصلاح وارشاد چک ۳۰/۱۱-ل۔ ساہیوال درد گردہ کے باعث بیمار ہیں۔

قارئین الفضل ان سب بہن بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بیماروں کو جلد شفا بخشے اور سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

اعلان نکاح

مکرم محمود احمد عاطف (ناظم وقار عمل ضلع لاہور) ولد ملک عنایت الرحمٰن صاحب مجاہد آباد مغلپورہ لاہور کا نکاح مکرمہ بشریٰ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالباسط صاحب غازی آباد لاہور کے ساتھ مکرم بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ شالیمار ٹاؤن نے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے حق مہر پر ۱۵ ستمبر کو غازی آباد میں پڑھایا۔

مکرم محمود احمد عاطف صاحب حکیم جمال الدین صاحب آف فیض اللہ چک ہندوستان کے نواسے اور مکرم بابو فقیر اللہ آف ساہیوال کے پوتے ہیں یہ دونوں بزرگ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے اور مکرمہ بشریٰ ملک صاحبہ مکرم ملک عبدالواحد صاحب آف لاہور کی پوتی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

• مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار ولد چوہدری گلاب دین محلہ دارالیمن وسطی قضائے الٰہی سے بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک رحلت فرما گئے۔ آپ ۱/۷ کے موصی تھے اور حکیم نظام دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے تھے۔ جنہیں کشمیر میں بطور مربی جماعت کام کرنے کا موقع ملا۔ موصوف کی نماز جنازہ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب صوبیدار ریٹائرڈ نے بیت المہدی میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صلاح الدین صاحب نے ہی دعا کروائی۔ موصوف نے پسماندگان میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور موصوف کے درجات بلند کر کے اپنے مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

• جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے ایک نہایت مخلص مقامی دوست مکرم محمد اسلم خان صاحب ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں ۲۷ سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ آپ نے ہمیشہ مخالفتوں اور طوفانوں کا مقابلہ نہایت دلیری جوانمردی اور ثابت قدمی سے کیا۔ آپ نہایت خوش گفتار مہمان نواز حلیم طبع سلسلہ کے فدائی پابند صوم وصلوٰۃ دوست تھے۔ آپ کی نماز جنازہ میں ٹیکسلا فاروقیہ اور واہ کینٹ کے احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ آپ کے آبائی گاؤں توم گجر میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مربی سلسلہ واہ کینٹ محترم شیخ محمد نعیم صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد اسلم خان صاحب کے درجات بلند کرے اور آپکے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری خدا بخش صاحب زرگو سکنہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۵ اکتوبر کو بعمر تقریباً ۶۵ سال ایک لمبی اعصابی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ مکرم مربی صاحب جماعت کنجروڑ نے بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوف خاموش۔ نیک دیندار اور مخلص احمدی تھے۔ احبابِ جماعت سے ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

لجنات متوجہ ہوں

ماہ اکتوبر ۸۹ء ختم ہو گیا ہے کیا آپ نے اس ماہ کی رپورٹ بھجوادی ہے ہر لجنہ کا فرض ہے کہ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک اپنی رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ کو بھجوا دیا کرے۔ کچھ عرصہ سے رپورٹیں بھجوانے میں بہت سستی ہے۔ جب تک آپ کی رپورٹ نہیں آتی ہمیں کچھ علم ہی آپ کے بارہ میں نہیں ہو سکتا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان گمشدگی

دفتری آرڈر بک اور کیش میمو جو کہ ایک دستی بیگ میں موجود تھیں۔ بتاریخ ۷ نومبر رحمت بازار میں سائیکل سے گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو یہ بیگ ملے دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اعلان دار القضاء

• محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد رفیق صاحب مکان نمبر ۱۳، عبدالرحمٰن روڈ لاہور چھاؤنی اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم محمد رفیق صاحب کا ایک پلاٹ قطعہ نمبر ۳، بلاک نمبر ۱۶، محلہ دارالنصر ربوہ میں موجود ہے۔ یہ پلاٹ موصوف کے بیٹے مکرم محمد سعید احمد صاحب ساکن لاہور کے نام منتقل کیا جائے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء کو اطلاع دے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ڈہرکی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ نومبر بروز سوموار ڈہرکی ضلع سکھر میں محترم عبداللطیف صاحب امیر ضلع سکھر کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم مسعود احمد صاحب نعیم نے کی۔ بعدہٗ مکرم عامر حبیب صاحب نے درثمین سے نعت پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد چار تقاریر ہوئیں ایک تقریر مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تھی۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے مختلف واقعات سنائے۔ اختتامی خطاب میں مکرم امیر صاحب ضلع سکھر نے حضور انور کے تازہ خطبہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور پُرنور نے چک سکندر کے دوست کے خط کا جواب دیتے ہوئے موجودہ حالات میں صبر واستقامت کے ساتھ دعائیں کرنے پر زور دیا ہے۔ اس جلسہ میں خدام، اطفال اور انصار کے علاوہ لجنات نے بھی شرکت کی۔ اختتامی دعا کے بعد مہمانوں کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

(فیروز احمد طارق قائد مجلس ڈہرکی ضلع سکھر)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر ـــ نزلہ و زکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت ۸/-

راحتِ جان ـــ تبخیرِ معدہ کی مفید و مجرب دوا۔ قیمت ۱۴/-

تریاقِ معدہ ـــ کھانا ہضم کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت ۲/-، ۱۴/-

تریاقِ نزلہ و زکام ـــ نزلہ و زکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت ۷/-

روشن کاجل ـــ آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت ۵/-

حبوب مفید اٹھراء قیمت ۱۵/-، ۴۵/-

اکسیر اولاد نرینہ قیمت ۵۰/-

زر جام عشق قیمت ۱۰۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرۂ وصولی وقفِ جدید

۲۴ر نومبر تا ۳ر دسمبر ۱۹۸۹ء

امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداران سے ضروری گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا سال ہے اور جماعت اس سال کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے حضور اظہارِ تشکّر کے ساتھ منا رہی ہے۔ جماعتیں مِل کر اور احباب جماعت انفرادی طور پر اس سال میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند تر کر کے اپنے ربّ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ خاکسار اس مبارک سال میں آپ کو سیّدنا حضرت فضل عمر کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف جدید" کی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

- وقف جدید کا سال چونکہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس لئے عشرۂ وقف جدید منایا جارہا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجّہ فرمائیں۔
- یہ تسلّی فرمالیں کہ آپ کی جماعت کے جملہ افراد بڑے چھوٹے، مرد عورتیں تمام کے تمام وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ان کے چندے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق ہوں کم نہ ہوں۔
- وقف جدید کی ہر مَد میں آپ کا چندہ گذشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہو۔ جو دوست وعدہ وقف جدید نہیں کر سکے تھے۔ ان سے بھی چندہ لے کر انہیں اس تحریک کی برکتوں میں شامل کیا جائے۔
- بالغان میں معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے (صفِ اوّل ۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم: ۵۰۰ روپے سے ۱۰۰۰ تک)
- تمام بچّوں اور بچّیوں کو وقفِ جدید کے دفتر اطفال میں شامل کیا جائے اور جن بچّوں اور بچّیوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے وہ ایک سَو یا اس سے زائد ادا کر کے ننّھے مجاہدین اور ننّھی مجاہدات بنیں۔
- وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق ہے۔ اس مَد کا نام "امداد مراکز نگر پارکر" ہے۔ احباب اس مَد میں بھی حسب استطاعت ضرور شمولیّت فرمائیں۔
- آخری اور ضروری گذارش احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ مقاصد ہمیشہ پورے فرماتا رہے۔ جن کے لئے یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ وہ پیارا اپنے فضل سے اس تحریک کا یہ سال بھی بڑی برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور مالی قربانی پیش کرنے والوں کو اپنی رحمت سے بے انتہا عطا کرے۔

خاکسار

ناظم مال وقف جدید

خبریں

ملکی خبریں

• لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ عبوری طور پر اتفاق فونڈریز کو روزانہ ۳۰ ویگنیں فراہم کی جائیں۔ ابھی تنازعہ زیر سماعت ہے۔

• سپریم کورٹ میں گیارہ ججوں پر مشتمل فل بنچ نے عدلیہ کے ججوں کے تقرر کے بارے میں صدر کے صوابدیدی اختیارات کے متعلق لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت شروع کردی ہے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ کے حامل منتخب نمائندے ہوتے ہیں۔ کسی فرد واحد کو صوابدید کا اختیار نہیں دیا جاسکتا۔

• غلام مصطفےٰ کھر وزیراعظم بےنظیر بھٹو سے اہم ملاقات کے بعد لاہور پہنچ گئے ہیں۔ انکی یہ ملاقات تین گھنٹے جاری رہی۔

• متحدہ حزبِ اختلاف کے رہنماؤں نے کوئٹہ میں منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کیا۔ یہ تقریب کوئٹہ کے میئر کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔

• تاریخی بابری مسجد کے ساتھ مندر کی تعمیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عالم اسلام نے بھارت کو تجارتی پابندیوں کا الٹی میٹم دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

• ہندوستان کے وزیر داخلہ مسٹر بوٹا سنگھ نے ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ایک نشریے کے ذریعے بابری مسجد کے قضیئے کے سلسلے میں حکومت کی کارگذاری کا دفاع کیا ہے۔ مسٹر بوٹا سنگھ نے یقین دلایا کہ حکومت کسی عبادت گاہ کی بےحرمتی کی اجازت نہیں دے گی اور مسجد کو کسی قسم کے نقصان سے محفوظ رکھنے کیلئے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ کئی اسلامی ملکوں نے اس متنازعہ سنگِ بنیاد کی تقریب پر سخت احتجاج کیا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے مندر کی تعمیر پر مزید کام نہ کرنے کا فیصلہ دیا ہے۔ ہندو گروپ نے جب سے اپنے منصوبے کا اعلان کیا ہے فرقہ وارانہ فسادات میں ۶۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

• ہزاروں مشرقی جرمن مغربی برلن میں ایک دو روز گذارنے کے بعد واپس جارہے ہیں۔ مغربی جرمنی کے مطابق گذشتہ جمعرات سے سرحد کھلنے کے بعد ۳۰ لاکھ مشرقی جرمن آچکے ہیں جن میں ۱۸ ہزار نے مغرب میں رہنے کے لئے درخواست دی ہے۔ برلن میں دونوں حصوں کے میئروں نے دیوارِ برلن کے علاقے میں ایک دوسرے سے ملاقات کی مغربی جرمنی کے صدر ایک نئی گذرگاہ سے ہوکر ٹہلتے ہوئے مشرقی جرمن کی حدود میں پہنچے اور پہریداروں سے کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے

تبدیلی سائیکل

ایک عدد سائیکل لیڈر مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۸۹ء دوپہر ساڑھے بارہ بجے میاں میڈیکل ہال سے غلطی سے کوئی دوست تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ تبدیل شدہ سائیکل درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ظفر اللہ۔ کارکن دفتر نظارت امور عامہ ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون: گھر۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

کمزوری نظر کورس — EYE SIGHT COURSE — ۴۰ روزہ کورس قیمت ۵/ ۷

کمزوری نظر دور کورس — MYOPIA COURSE — ۴۰ روزہ کورس قیمت ۵/ ۷

کمزوری نظر مطالعہ کورس — READING EYESIGHT COURSE — ۴۰ روزہ کورس قیمت ۵/ ۷

بھینگاپن کورس — SQUINT COURSE — ۴۰ روزہ کورس قیمت ۷/

دو نظری کورس — DIPLOPIA COURSE — ۴۰ روزہ کورس قیمت ۵/ ۷

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)

کیورٹیو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷